

## سنتِ جاہلیت کیا ہے؟

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ ثَلَاثَةٌ: مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ، وَمُنْتَعٍ فِي الإِسْلَامِ سُنَّةِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَمُطَلَّبٌ دَمِ امْرَأٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِمُهْرِقِ دَمِهِ".

(صحیح البخاری، کتاب الدیات، باب من طلب دم امرئ بغير حق، رقم 6882)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے:

تین آدمی اللہ کو سب سے زیادہ برے لگتے ہیں:

(۱) حرم میں بے دینی کرنے والا،

(۲) اسلام میں جاہلیت کی سنت کا چلن چاہنے والا،

(۳) اور جو کسی شخص کا ناحق خون کروانے کے درپے ہے۔

اسلام میں جاہلیت کی کسی ریت (سنتِ جاہلیت) کو جاری کروانے یا اس کی چاہت رکھنے والا خدا کے ہاں تین بدترین آدمیوں میں سے ایک ہے۔

سنتِ جاہلیت کیا ہے؟

وہ سب روایات جو اہل جاہلیت کے یہاں چلتی آئی ہیں۔ سنت ایک ایسے معمول کو کہیں گے جو کسی قوم کے ہاں لگاتار دہرایا جاتا ہو، یا وہ راستہ جو ان کے ہاں تسلسل کے ساتھ چلا جاتا ہو؛ خواہ وہ اس کو عبادت گنتے ہوں یا غیر عبادت۔ چنانچہ فرمایا: قَدْ خَلَكْتَ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ (آل عمران: ۱۳۷) ”تم سے پہلے کچھ طریقے برتاؤ میں آچکے ہیں“ اور نبی ﷺ نے فرمایا: لَتَتَّبِعَنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلِكُمْ ”تم اپنوں سے پہلوں کے طور طریقے اپنا کر رہو گے۔“

اس حدیث میں لفظ آئے ہیں: لَتَتَّبَعَنَّ

”اتباع“ دو معنوں کے اجتماع سے بنتا ہے: ایک اِثْتِفَاءً یعنی ”کسی کے پیچھے آنا“ اور دوسرا اسْتِنَانٌ یعنی ”اس کو طریقے اور دستور کے طور پر لینا“۔

بنا بریں جو شخص کفار کے معروف طریقوں میں سے کسی طریقے پر عمل پیرا ہو گا وہ ایک جاہلی سنت کی اتباع کرے گا۔ اب نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا برسبیل مذمت یہ فرمانا کہ: لَتَتَّبَعَنَّ سُنَّ مَنْ قَبْلَكُمْ ایک جامع نص ہے جو کہ جاہلیت کی سنتوں میں آنے والی جملہ اشیاء کی اتباع کو مذموم اور ممنوع ٹھہرانے کا فائدہ دیتی ہے۔ خواہ یہ اُن کے تہوار ہوں یا کچھ اور۔

(کتاب کا صفحہ 266، 267)

نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا فرمان:

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيْ مَوْضُوعٍ

(صحیح مسلم، رقم 1218)

خبردار! جاہلیت کے دستور کی ہر شے، منسوخ ہو کر میرے قدموں کے نیچے!  
اس میں وہ سب کچھ آتا ہے جس پر اہل جاہلیت چلتے آئے تھے، خواہ وہ رواج ہوں یا عبادات۔ مثلاً اُن کے نعرے کہ فلاں کی جے اور فلاں کی جے۔ نیز اُن کے تہوار۔ اور اسی طرح کے دیگر امور جو ان کی پہچان ہوں۔

اس میں وہ اشیاء نہیں آئیں گی جن پر اہل جاہلیت رہے تو ہیں البتہ اسلام نے ان کو برقرار رکھا۔ مثل: حج کے بہت سے مناسک، مقتول کی دیت سواونٹ، قسم ڈالنا، وغیرہ۔ کیونکہ لفظ جاہلیت کا جو مفہوم عام استعمال ہے وہ اُن اشیاء کے لیے ہے جن پر اہل جاہلیت تھے اور اسلام نے ان کو برقرار نہیں رکھا۔ ہاں اگر کوئی چیز جاہلیت میں تھی تو وہ اسی ممنوعہ زمرے میں ہی رہے گی اگرچہ اسلام نے خاص معین کر کے اس چیز کو نہ بھی رد کا ہو۔

(کتاب کا صفحہ 305، 306)